33743-قربانی کرنے والے کے اہل وعیال عشرہ ذی الحجہ میں اپنے بال اور ناخن وغیرہ کاٹ سکتے ہیں

سوال

جب مرد نے قربانی کرنی ہو تو کیا اس کی بیوی اور بچوں کے لیے ذی الحجۃ کا چاند نظر آنے کے بعد اپنے بال اور ناخن وغیرہ کاٹنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں ایسا کرنا جائز ہے، اور سوال نمبر (36567) کے جواب میں یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ قربانی کرنے والے شخص کے لیے اپنے بال اور ناخن یا جسم کے کسی بھی حصہ سے کچھ کاٹنا حرام ہے، اور یہ حکم صرف قربانی کرنے والے کے ساتھ خاص ہے. جس نے قربانی کرنی ہو، آپ اس کی تفصیل وہاں دیکھ سکتے ہیں۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اور قربانی کرنے والے کے اہل وعیال پر کچھ نہیں، اور علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق انہیں بال اور ناخن کاٹنے سے منع نہیں کیا جائیگا، بلکہ یہ حکم تو صرف قربانی کرنے والے کے ساتھ خاص ہے. جس نے اپنے مال میں سے قربانی خریدی ہے ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (316/2)۔

اور اللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) کے فتوی میں ہے کہ :

جو شخص قربانی کرنا چاہے اس کے حق میں یہ مشروع ہے کہ وہ ذی الحجۃ کا چاند نظر آنے کے بعد اپنے بال اور ناخن اپنے جسم کے کسی بھی حصہ سے کوئی بھی چیز نہ لے، اس کی دلیل امام بخاری کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت کی روایت کردہ مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی ایک قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخن (کے کاٹنے) سے رک جائے)۔

اور ابوداود اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں :

(جس کے پاس ذبح کرنے کے لیے کوئی قربانی ہو تو جب ذی الحجہ کا چاند نظر آجائے تو وہ قربانی ذبح کرنے تک وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے)

سنن ابوداود حدیث نمبر (2791) صحیح مسلم حدیث نمبر (1977)

چاہے وہ قربانی خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے یا پھر اسے ذبح کرنے میں کسی اور کو وکیل بنائے، لیکن جس کی جانب سے ذبح کی جا رہی ہے اس کے حق میں مشروع نہیں، کیونکہ اس میں کوئی چیز وارد نہیں ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (397/11)۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب "الشرح الممتع میں کہتے ہیں :

جس کی جانب سے قربانی کی جارہی ہے اس کے لیے (بال وغیرہ) کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ، اس کی دلیل مندرجہ ذیل ہے :

1– حدیث کا ظاہر یہی ہے کہ یہ حرمت صرف قربانی کرنے والے کے ساتھ خاص ہے ، تو اس بنا پر تحریم گھر کے سربراہ کے ساتھ مختص ہوگی ، لیکن اہل وعیال پر یہ حرام نہیں ہوگا ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم قربانی کرنے والے کے ساتھ معلق کیا ہے ، لھذا اس کا مفھوم یہ ہوا کہ جس کی جانب سے قربانی کی جارہی ہے اس کے لیے یہ حکم ثابت نہیں ہوتا ۔

2– نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کیا کرتے تھے لیکن ان سے یہ یہ منقول نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں کو بھی یہ فرمایا ہو ، تم اپنے بال اور ناخن اور جسم کے کسی بھی حصہ سے کچھ بھی نہ کاٹو ، اگر ان پر یہ حرام ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس سے منع کرتے ، اور راجح قول یہی ہے ۔ اھ

دیکھیں : الشرح الممتع لابن عثیمین رحمہ اللہ (530/7)

واللہ اعلم .